بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

حافظ عاکف سعید

’’خود کشی اور خود سوزی کے واقعات ـــــ لمحہ فکریہ

معاشی بدحالی اور جکڑ بندی کے نتیجے میں اپنی جان پر کھیل جانے اور آگ میں جل کر یا پنکھے سے جھول کر اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کی ڈور کاٹنے کے واقعات اب روزانہ کا معمول بن چکے ہیں۔ حالات کی ناسازگاری سے گھبرا کر موت کو گلے لگانے کے اِکا دُکا واقعات اس سے پہلے بھی وقوع پذیر ہوتے تھے لیکن بلاناغہ ایسے متعدد واقعات کا سامنے آنا نہایت غیر معمولی امر ہے۔ کم از کم پاکستان کی گزشتہ نصف صدی سے زائد کی تاریخ میں اس طرح کا کوئی دور اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔

خود کشی کے بعض واقعات کے پس پردہ اگرچہ سماجی محرکات بھی کارفرما ہوتے ہیں۔ سماجی جبر یا سماجی بگاڑ کے نتیجے میں جنم لینے والی خرابیاں‘ محرومیاں اور مایوسیاں بھی اگرچہ بعض اوقات خود کشی کا محرک بن جاتی ہیں لیکن آج کل اس کے عوامل میں سرفہرست معاشی بدحالی‘ بے روزگاری‘ ہوشربا گرانی‘ اور وہ یوٹیلٹی بلز ہیں کہ جو بڑھتے بڑھتے عام آدمی کی تنخواہ سے متجاوز ہو چکے ہیں کہ انکی ادائیگی کے بعد مہینے بھر کے خرچے پورے کرنا ہفت خوان رستم طے کرنے سے کم نہیں ہوتا اور لامحالہ اِدھر اُدھر سے قرض لے کر کام نکالنے کی کوشش ہوتی ہے۔ بار بار قرض لینے اور ادھار مانگنے سے انسان کی عزت کا دھیلا تو ہوتا ہی ہے‘ قرض واپس نہ کرسکنے کے سبب وہ غریب شدید دباؤ میں آ کر ذہنی تناؤ کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جب مہنگائی کے سیلاب کے مقابلے میں تنخواہ ناکافی ہو‘ ادھار مانگ مانگ کر گھر کا خرچ بمشکل پورا ہوتا ہو تو ان حالات میں قرضوں کی واپسی کا کیا سوال! ـــــ صورتحال روز بروز بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ قرضے واپس لوٹانے کی فوری صورت دور دور نظر نہیں آتی بلکہ اس بوجھ میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

ان حالات میں دو ہی راستے اُسے اپنے سامنے کھلے نظر آتے ہیں۔ پہلا راستہ یہ ہے کہ اپنے ضمیر کا گلا گھونٹ کر تمام انسانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کرنے پر اتر آئے۔ رشوت‘ خیانت‘ بلیک میلنگ غرضیکہ جس ذریعے سے بھی چار پیسے ہاتھ میں آتے نظر آئیں‘ اس سے گریز نہ کرے‘ بلکہ اس سے بھی بات نہ بنتی ہو تو ڈاکے ڈال کر اور ملک دشمن عناصر اور تخریب کاروں کا آلۂ کار بن کر اپنے لئے روزگار کا سامان کرے ـــــ دوسرا راستہ یہ ہے کہ اگر اس سب کی ہمت وہ اپنے اندر نہیں پاتا‘ اس کا ضمیر اسے ان گراوٹوں میں مبتلا ہونے کی اجازت نہیں دیتا یا اس کے اندر اس ہمت اور حوصلے کی کمی ہے جو اِن کاموں کے لئے درکار ہوتی ہے تو ان تمام الجھنوں سے آزاد ہونے کی خاطر ایک بار ہمت کر کے خود کو قید زندگی سے رہائی دلوا دے۔ یہ فرار کا راستہ ہے۔ پہلے راستے کو اختیار کرنے والوں کی ہمارے معاشرے میں کوئی کمی نہیں ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ معاشرے میں بدامنی‘ بے اطمینانی‘ خوف و ہراس کا دور دورہ ہے اور ڈاکہ زنی‘ قتل و غارت گری اور دہشت گردی نے ہمارے معاشرے کو جہنم بنا کر رکھ دیا ہے‘ بہت سے ’’باہمت‘‘ لوگ اب اس دوسرے راستے کو بھی اختیار کرنے اور حرام موت کو گلے لگانے پر مجبور ہیں!!!

غور طلب بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ کیوں ہے؟ ـــــ ایک جملے میں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کے ساتھ ہماری اجتماعی بدعہدی‘ اللہ کے دین سے بے وفائی اور غداری کا نتیجہ اور سودی معیشت کا شاخسانہ ہے۔ سودی معیشت کو قومی سطح پر اختیار کر کے اور سود کی لعنت کو خود اپنے اُوپر مسلط کر کے ہم نے دراصل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف محاذ آرائی اور حالت جنگ کو پسند کیا ہے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ وہی نکلا ہے جو نکلنا چاہئے تھا۔

سود کے نتیجے میں ایک جانب ارتکازِ دولت اور دوسری جانب محرومی اور فاقہ کشی جنم لیتی ہے بقول شاہ ولی اللہ دہلویؒ ’’تقسیم دولت کا غیر منصفانہ نظام معاشرے کی تباہی و بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں معاشرے کے چند طبقات تمام ملکی دولت اور وسائل کے مالک بن بیٹھتے ہیں اور دولت کی یہ کثرت ان کے اخلاقی بگاڑ اور زوال کا سبب بنتی ہے اور دوسری طرف معاشرے کی اکثریت محرومین پر مشتمل ہوتی ہے جو معاشی بدحالی کا شکار ہوتے ہیں اور ان کی حالت بدتر سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے اور ان کے گرد معاشی جبر کا شکنجہ بتدریج تنگ ہوتا چلا جاتا ہے اور ’’کاد الفقران یکون کفرا‘‘ کے مصداق وہ اسلام سے دور اور ایمان سے ناآشنا ہوتے ہوتے عملی اعتبار سے کفر تک جا پہنچتے ہیں۔ ہمارا معاشرہ آج اسی کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔

آج ہمارے معاشرے کی ایک عظیم اکثریت اسی معاشی جبر کا شکار ہے۔ اس جکڑ بندی سے نکلنے کی واحد صورت یہ ہے کہ ہم بحیثیت قوم سسک سسک کر مرنے اور معاشرے کو خرابیوں اور بگاڑ کی آماجگاہ بنانے کی بجائے ایک بار ہمت کر کے سود کے خاتمے کا فیصلہ کریں اور اس لعنت سے اپنے آپ کو آزاد کرا لیں۔ بصورت دیگر ورلڈ بینک یا آئی ایم ایف کا کوئی پیکج ہمیں معاشی بدحالی سے نہیں نکال سکتا۔OO

تیرھویں ترمیم کے بعد حکمران ہر اعتبار سے قلعہ بند ہو چکے ہیں مگر . . . !

کشمیر کے ساتھ اظہار یکجہتی اور ان کے قاتل بھارت سے تعلقات بہتر بنانے کی پالیسی صریحاً دھوکہ بازی ہے

قرآئن بتاتے ہیں کہ حکومتی سطح پر سی ٹی بی ٹی ایف ایم سی ٹی پر دستخط کا وعدہ ہی نہیں فیصلہ بھی ہو چکا ہے

وزیر اعظم صدر کلنٹن کے فین ہیں اور انہی کی پالیسیوں کو "Toe" کر رہے ہیں

مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے ۵/ فروری ۹۹ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

مرتب : نعیم اختر عدنان

حمد و ثناء' تلاوتِ آیات اور ادعیۂ ماثورہ کے بعد فرمایا : دُنیا میں تکبر اور تعلّی کا مرض دولت کی وجہ سے بھی جنم لیتا ہے۔ لیکن بسا اوقات علم بھی انسان میں تکبر اور عجب کا بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات انسان اپنی نیکی اور عبادت و ریاضت پر بھی نازاں ہو جاتا ہے اور وہ یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ اس نے بڑا تیر مار لیا ہے' یہ سب سے بڑا خسارہ ہے کہ ایک شخص نے دین کے لئے تو دُنیا کو قربان کیا مگر تکبر اور تعلّی کی وجہ سے اس کی یہ دینی خدمت بھی زیرو سے ضرب کھا کر زیرو ہو جائے یعنی ﴿خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ﴾ کی مصداق بن جائے۔ دُنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ یقیناً سب سے بڑا نقصان ہے۔

دُنیا میں بڑائی کی خواہش ایک مرض ہے جس میں ملوث افراد میں سکندر' چنگیز اور ہٹلر جیسے اشخاص کے نام نمایاں ہیں۔ اسی Meglomania کے مرض کے آثار مجھے موجودہ حکمران طبقہ میں بھی نظر آ رہے ہیں۔ چنانچہ اسی حوالے سے میں نے کچھ باتیں حکمران خاندان کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے پچھلی بار بھی عرض کی تھیں اور اب اسی ضمن میں مجھے مزید کچھ عرض کرنا ہے۔ تیرہویں ترمیم کے بعد حکمران ہر اعتبار سے بظاہر قلعہ بند ہو چکے ہیں۔ لیکن ان تمام تر حفاظتی اقدامات اور تدابیر کے باوجود بقول جگر ؎

آسودۂ ساحل تو ہے مگر شاید یہ تجھے معلوم نہیں
ساحل سے بھی موجیں اُٹھتی ہیں خاموش بھی طوفاں ہوتے ہیں

کی صورتحال بھی انسان کو ہر لحہ اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ کچھ لوگ جب کشتی میں ہوتے ہیں اور طوفان کے اندر پھنس جاتے ہیں تو اس وقت وہ دعائیں اور التجائیں کرتے ہیں کہ اے اللہ اگر تو ہم کو اس عذاب سے نجات عطا فرما دے تو پھر ہم نیک اور صالح بن جائیں گے' لیکن جب ہم انہیں خشکی پر نجات دے دیتے ہیں تو پھر یہی لوگ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو

منبر و محراب

خشکی پر بھی زمین میں دھنسا سکتا ہے' جیسے قارون کو اس کے تمام خزانوں سمیت دھنسا دیا گیا تھا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ تکبر کے مرض میں مبتلا شخص اختلاف کو بھی گوارا نہیں کرتا' ہاں اگر چاپلوسی اور خوشامد کرتے رہیں تو جتنی چاہے "خیرات" لے لیں' لیکن اگر کوئی شخص اپنا حق مانگے تو پھر یہ چیز خود کو "بڑا" سمجھنے والوں کے مزاج کو ناگوار گزرتی ہے۔ میاں اظہر کا کہنا تھا کہ صرف ایک ہی موقع پر میں نے میاں نواز شریف سے اختلاف رائے کا اظہار کیا' جو مزاج شاہاں کو ناگوار گزرا۔

اس وقت پاکستان میں عملاً ایک ہی خاندان کی حکومت کے قیام کی صورت پیدا ہو چکی ہے اور ملک پر میاں محمد شریف' میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف پر مشتمل ٹرائیکا ہی حکومت کر رہا ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود آثار بتا رہے ہیں کہ حکمران خاندان کی تمام تر قلعہ بندیوں کے باوجود حکومت کے حامیوں میں کچھ دراڑیں پڑنا شروع ہو گئی ہیں۔

حکمران خاندان کے تکبر اور تعلّی کی دوسری وجہ بیرونی عامل ہے کہ ان کا باہر کا کھونٹا ابھی تک بہت مضبوط نظر آ رہا ہے۔ میاں محمد نواز شریف صدر کلنٹن کے "فین" ہیں اور انہی کی دی ہوئی پالیسی کو "Toe" کر رہے ہیں اور امریکہ پوری طرح ان کی سرپرستی کر رہا ہے۔ اسی امریکی سرپرستی کی بدولت ہی تو آناً فاناً آئی ایم ایف' ورلڈ بینک اور پیرس کلب نے اپنی امداد بحال کر دی ہے۔ اس امریکی کھونٹے کے بارے میں بھی میری رائے یہ ہے کہ اس حوالے سے پاکستانی قوم کو بھاری قیمت ادا کرنا پڑ رہی ہے۔ قرائن بتاتے ہیں کہ ایٹمی پروگرام کے حوالے سے حکومتی سطح پر سی ٹی بی ٹی اور ایف ایم سی ٹی پر دستخط کرنے کا وعدہ ہی نہیں بلکہ باقاعدہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ میری رائے میں ایسا کرنا پاکستان کی خداداد ایٹمی صلاحیت کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے' جو اللہ تعالیٰ' پاکستانی قوم اور عالمی ملت اسلامیہ سے غداری سے کم نہیں۔ ایٹمی صلاحیت پر کسی قسم کی لچک کا مظاہرہ کرنا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایٹمی صلاحیت کی سخت ناقدری ہے جس کی سزا بھی جرم کی مناسبت سے بڑی ہی سخت ہو گی۔ دوسری بھاری قیمت یہ ادا کی جا رہی ہے کہ بھارت سے اس کے حسب منشا مفاہمت کی جا رہی ہے۔ بھارت نے ہمیشہ سے ایک رٹ لگائے رکھی ہے کہ کشمیر کے مسئلہ پر بعد میں بات ہو گی پہلے پاکستان کو چاہئے کہ بھارت کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنائے' اس مقصد کے لئے آمد و رفت کی سہولتیں بہتر بنائی جائیں' کھیلوں کی سطح پر دونوں ممالک کی ٹیموں کے مقابلے ہوں' ثقافتی طائفے آئیں اور جائیں' ویزہ کی پابندیاں نرم کی جائیں اور تجارت پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں تو اس سے وہ فضا پیدا ہو جائے گی جس سے بھارتی قیادت کشمیر کے بارے میں اپنی موجودہ پالیسی میں شاید کچھ نرمی اختیار کر سکے۔ بھارت کے اس مؤقف کے برعکس پاکستان ہمیشہ اپنے اصولی موقف پر ڈٹا رہا کہ بھارت پہلے کشمیر کے مسئلہ پر مذاکرات کرے پھر دونوں ممالک کے مابین باہمی تعلقات

کی بہتری کے معاملات بھی طے ہو جائیں گے۔ چنانچہ اپنے اصولی موقف کو یکسر ترک کر کے بھارت سے مفاہمت کی حکومتی پالیسی امریکی دباؤ ہی کا نتیجہ نظر آتی ہے۔ اب دوبارہ کرکٹ ڈپلومیسی ہی نہیں بلکہ "ہاکی اور بس ڈپلومیسی" کا آغاز بھی ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کشمیر کشمیر کی رٹ بھی لگائی جا رہی ہے۔ ۵/ فروری ۹۹ء کا دن پورے ملک میں کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر منایا گیا۔ موجودہ حکومت کی یہ پالیسی صریحاً دھوکہ بازی کی مظہر ہے۔ جو کچھ فلسطین میں ہوا تھا ویسا کچھ کشمیر کے بارے میں بھی ہونے والا ہے۔ فلسطین کے بارے میں "اوسلو ٹاپ" معاہدہ ع "میرے کام کچھ نہ آیا یہ کمال نے نوازی" کا مصداق ثابت ہوا۔ فلسطینی قیادت اور اسرائیل کے مابین ایک اور معاہدہ "وائی ریور" حال ہی میں طے پایا ہے۔ جس میں اصل کردار صدر کلنٹن کا ہے مگر اس کے باوجود اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو اپنے موقف سے ایک انچ ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ امریکی صدر کلنٹن اپنے تمام تر اختیارات اور حیثیت کے باوجود اسرائیل پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنے کی پوزیشن میں نہیں۔ صدر کلنٹن کے گلے میں مونیکا لیونسکی کا پھندا اسی لئے تو ڈالا گیا ہے۔ ہیلری کلنٹن نے بہت پہلے ہی یہ واضح کر دیا تھا کہ یہ سب کچھ ہمارے خلاف "right wing" کی سازش ہے۔ یہ "right wing" درحقیقت یہودی لابی ہے۔ صدر کلنٹن نے جیسے ہی اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو پر تیرہ فیصد علاقہ فلسطینی اتھارٹی کے حوالے کرنے کے لئے دباؤ ڈالا' عین اسی لمحے مونیکا لیونسکی سکینڈل منظر عام پر آگیا' چنانچہ "اوسلو" اور "وائی ریور" معاہدوں سے یاسر عرفات کے ہاتھ پلے کچھ نہیں آیا لیکن پھر بھی وہ بغیر کسی دعوت کے صدر کلنٹن کے پاس پہنچ گئے ہیں کہ ان سے احتجاج کر سکیں

اسے اُمت مسلمہ کی بدقسمتی ہی کا نام دیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے حکمران اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں ہی سے دوستی کرنے میں مصروف عمل ہیں اور ان کا حال اس شعر کے مصداق ہے کہ ؎

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

ہمارے موجودہ حکمرانوں کا رویہ بھی یاسر عرفات سے مختلف نہیں۔ ہماری تمام تر منت سماجت کے باوجود امریکہ نے مسئلہ کشمیر پر ثالثی کا کردار ادا کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے' لیکن اس کے باوجود ملک کے حکمران طبقہ پر بھارت سے تعلقات بہتر بنانے کا بھوت سوار ہے۔ کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی بھی جاری ہے اور دوسری طرف کشمیریوں کے قاتل بھارت سے تعلقات بہتر بنانے کی پالیسی پر بھی زور و شور سے عمل ہو رہا ہے۔ یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے! OO

رفقاءِ تنظیم اسلامی کا اعزاز

انٹرویو : فرقان دانش خان

احمد فاروق تنظیم اسلامی کے رفیق اور امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے بھتیجے ہیں۔ ان کے والد ڈاکٹر ابصار احمد پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ فلاسفی کے چیئرمین اور قرآن اکیڈمی میں ناظم شعبہ انگریزی ہیں۔ احمد فاروق نے "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کے مصداق انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بی ایس سی سول انجینئرنگ میں نمایاں حیثیت (Distinction) کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کر کے ٹاپ کیا ہے۔

۳۰/ جنوری ۹۹ء بروز ہفتہ کو انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں ایک پروقار تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی جس کی صدارت گورنر پنجاب جناب شاہد حامد نے کی۔ اس تقریب میں گورنر پنجاب نے احمد فاروق کو سات گولڈ میڈل پہنائے جو اپنی جگہ ایک ریکارڈ ہے۔ احمد فاروق کو دو گولڈ میڈل یونیورسٹی میں ٹاپ کرنے پر ملے ہیں جن میں ایک میڈل یونیورسٹی کی طرف سے اور ایک میڈل پرائیویٹ ادارے نیسپاک کی طرف سے دیا گیا ہے۔ تیسرا گولڈ میڈل مجموعی (Aggregate) حیثیت سے پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر دیا گیا ہے جبکہ باقی چار میڈل مختلف مضامین یعنی ہائیڈرولک انجینئرنگ' کنسٹرکشن انجینئرنگ' سٹرکچرل انجینئرنگ اور فاؤنڈیشن انجینئرنگ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر دیئے گئے ہیں۔ یہ ایک غیر معمولی کارکردگی ہے اور انجینئرنگ یونیورسٹی کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ یونیورسٹی کے تمام میڈل ایک طالب علم نے حاصل کئے ہوں۔

ہفت روزہ ندائے خلافت کو انٹرویو دیتے ہوئے احمد فاروق نے بتایا کہ اس اعلیٰ کارکردگی پر حکومت کی طرف سے سکالرشپ ملا تو وہ اعلیٰ تعلیم یعنی ایم ایس سی (structures) کی ڈگری کے حصول کے لئے بیرون ملک جانے کے خواہاں ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ ان کی عمر ۲۴ برس ہے اور وہ تنظیم اسلامی میں ڈھائی برس قبل شامل ہوئے اور آج کل قرآن کالج میں رجوع الی القرآن کا ایک سالہ کورس کر رہے ہیں۔ یہ کورس مکمل کرنے کے بعد وہ دنیا کے ساتھ ساتھ دینی کام کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں اور پہلے قدم کے طور پر "بلغوا عنی ولو آیۃ" کا حکم پورا کرتے ہوئے قرآن حکیم کو دوسروں تک پہنچانے کی غرض سے درس قرآن کا سلسلہ شروع کریں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر دنیاوی تعلیم اس غرض سے حاصل کی جائے کہ اسے قرآن کی اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت کے لئے استعمال کیا جائے گا تو یہ تعلیم بھی آخرت میں نجات کا ذریعہ بن جائے گی۔ دوران تعلیم اپنی ہم نصابی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ انہیں سپورٹس سے دلچسپی رہی ہے اور وہ سکواش کھیلنے کے ساتھ ساتھ سوئمنگ کا شوق بھی رکھتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے ایک اور بھتیجے حافظ عبداللہ محمود نے اسی کانووکیشن میں انجینئرنگ یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ کی ڈگری لی اور تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان کے والد جناب وقار احمد تنظیم کے ملتزم رفقاء میں سے ہیں اور خود بھی انجینئر ہیں۔ جناب وقار احمد ۸۶۔۱۹۸۴ء میں قرآن اکیڈمی کا دو سالہ دینی کورس مکمل کر چکے ہیں۔ حافظ عبداللہ محمود بھی آج کل انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام قرآن کالج میں ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کر رہے ہیں۔ حافظ عبداللہ محمود کا تعلیمی ریکارڈ بھی بہت شاندار ہے۔ انہوں نے ڈویژنل پبلک سکول' ماڈل ٹاؤن لاہور سے سائنس گروپ میں ۷۶۳ نمبر لے کر لاہور بورڈ میں ٹاپ کیا۔ جس پر انہیں سکول کی طرف سے دو گولڈ میڈل اور بورڈ نے سلور میڈل دیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے پری انجینئرنگ میں ۸۲ فیصد نمبر لے کر نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ انجینئرنگ یونیورسٹی میں سول انجینئرنگ کی تعلیم کے دوران فرسٹ ایئر میں ٹاپ کیا' سیکنڈ ایئر میں دوسری اور تھرڈ ایئر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ فائنل ایئر میں مجموعی حیثیت (Aggregate) میں یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے پر ۳۰/ جنوری ۱۹۹۹ء کے کانووکیشن میں مہمان خصوصی گورنر پنجاب شاہد حامد سے سند وصول کی۔

عبداللہ محمود نے دس سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ اور اب تک رمضان المبارک میں دس بار قرآن پاک سنا چکے ہیں۔ جس میں سے چار بار قرآن اکیڈمی سنایا ہے۔ اس سال رمضان میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے دورۂ ترجمہ قرآن کے دوران نماز تراویح میں قرآن سنانے کی سعادت بھی انہی کے حصے میں آئی۔ حافظ عبداللہ محمود ۱۹۹۶ء میں تنظیم اسلامی میں شامل ہوئے۔ وہ ایک سالہ کورس کے بعد والد صاحب کے کاروبار میں ہاتھ بٹانے کے ساتھ ساتھ کسی سکول میں بطور ٹیچر بچوں کو ابتدا ہی سے دینی افکار سے متعارف کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تاکہ نئی نسل صحیح خطوط پر اپنی زندگی کا رخ متعین کر سکے۔

جمہوریت کے علمبردار حکمران زبان و قلم پر بدترین پابندیاں لگانے پر تلے ہوئے ہیں

جب زبانوں پر تالے ہوں، قلم کند کر دیئے جائیں اور خوشامدیوں کے پٹے کھول دیئے جائیں تو ہر سو تاریکی پھیل جاتی ہے

میاں اظہر اور "جنگ گروپ" سے محاذ آرائی کی بنیاد ایک ہی ہے

مرزا ایوب بیگ، لاہور

پاکستان اس سال ۱۴/اگست کو اللہ کے فضل سے باون سال کا ہو جائے گا۔ ان باون سالوں میں چوہدری محمد علی، غلام محمد اور غلام اسحاق جیسے سول بیوروکریٹس نے بھی حکمرانی کے مزے لوٹے اور فیلڈ مارشل جنرل ایوب خان، جنرل یحییٰ خان اور جنرل ضیاء الحق جیسے فوجی بیوروکریٹس بھی اقتدار اعلیٰ سے لطف اندوز ہوئے، حسین شہید سہروردی جیسے اعلیٰ پایہ کے وکیل، فیروز خان نون، ذوالفقار علی بھٹو اور بے نظیر بھٹو جیسے بڑے جاگیردار بھی ہمارے حکمران بنے۔ بڑے تاجر اور بڑے صنعتکار بھی اگرچہ پس پردہ اقتدار سے اپنا حصہ وصول کرتے رہے لیکن میاں نواز شریف واحد بڑے تاجر اور صنعت کار ہیں جو واضح طور پر اقتدار کو اپنی گرفت میں لے سکے۔ ہمارے یہ حکمران مختلف طبقات کی نمائندگی کرتے تھے۔ ان کے اندازِ حکمرانی میں اگرچہ کچھ نہ کچھ فرق ہے لیکن ایک معاملے میں ان میں زبردست مماثلت پائی جاتی ہے، وہ یہ کہ اصولوں کی پاسداری کرنے کی بجائے ان سب نے (الاماشاءاللہ) ذاتی اقتدار کے استحکام کو ترجیح دی۔ فرد واحد کے اقتدار کو مستحکم کرنے کے لئے بلکہ بلاشرکت غیرے بنانے کے لئے محض چند قوانین یا آئینی ترامیم ہی نہیں پورے کا پورا آئین بھی بنایا گیا۔ پھر یہ کہ ہوسِ اقتدار اور ہوسِ زر چونکہ جڑواں بہنیں ہیں اور شاذ ہی الگ ہوتی ہیں لہٰذا اندھادھند دولت اکٹھی کرنی شروع کر دی گئی۔

عوام فطری طور پر حکمرانوں کا رنگ ڈھنگ اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں لہٰذا قوت اور دولت کا حصول ہر طبقہ میں اور ہر سطح پر ایک جنون کی شکل اختیار کر گیا۔ اللہ رب العزت (معاذ اللہ) نہ ظالم ہے نہ بے انصاف، وہ اپنی سنت کے مطابق اسی سمت ہمارے لئے دروازے کھولتا جا رہا ہے جس سمت ہم سرپٹ دوڑے جا رہے ہیں لہٰذا اب سینکڑوں یا ہزاروں نہیں لاکھوں خاندان ایسے ہیں جو آزادی سے قبل ذاتی سائیکل یا چھوٹی کٹیا کے وسائل نہیں رکھتے تھے لیکن آج لمبی لمبی گاڑیوں اور بڑے بڑے محلات کے مالک ہیں جبکہ قومی اور دینی سطح پر ہماری مساعی اور جدوجہد نہ ہونے کے برابر ہے۔ لہٰذا دینی لحاظ سے ہم روبہ زوال اور انتشار وافتراق کا شکار ہیں اور قومی لحاظ سے ہم امریکہ کے مرد بیمار ہیں اور ہماری حالت ایسی تشویشناک ہو چکی ہے کہ "آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی مشینوں نے مصنوعی طریقے سے ہمارے سانس کا تسلسل قائم رکھا ہوا ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ حاکم ذاتی مفادات اور اقتدار کے تحفظ کی روش پر نہ صرف قائم ہیں بلکہ اس میں روز بروز مزید شدت آتی جا رہی ہے۔

بیسویں صدی یقیناً آزادی اور جمہوریت کی صدی ہے۔ اس صدی میں دنیا کی بہت سی قومیں غیروں کے تسلط سے آزاد ہوئیں اور بہت سے ملکوں میں جمہوری روایات پختہ ہوئیں لیکن ہمارا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ ہم نے فوجی ڈکٹیٹروں سے تو شاید نجات حاصل کر لی ہے لیکن جمہوریت کے نام پر سیاست دان زبان اور قلم پر بدترین پابندیاں لگانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہمارے سیاست دانوں کے نزدیک ہر پانچ سال کے بعد عوام کے انگوٹھوں پر سیاہی تھوپ دینا ہی شاید جمہوریت ہے۔ اپنے اقتدار کے حق میں عوام سے انگوٹھا لگوانے کے بعد وہ چاہتے ہیں کہ ہر زبان ہماری مدح سرائی کرے اور جو قلم ہمارے حمایت میں نہ اٹھے وہ ٹوٹ جائے یا اسے بزور بازو توڑ دیا جائے۔ میاں اظہر اور جنگ گروپ سے محاذ آرائی کی بنیاد ایک ہی ہے جمہوریت کے علمبردار ہمارے حاکم سچ پڑھنے اور سچ سننے کی تاب نہیں رکھتے۔ بفرض محال جو کہا گیا، لکھا گیا وہ درست نہیں تھا تو اس کا سیاسی طور پر اور قلمی طور پر جواب دیا جاتا۔ میاں اظہر جو میاں نواز شریف کے دیرینہ ساتھی ہیں اور ان کا خاندان شریف فیملی کا محسن ہے، ایسے گہرے رشتوں کے باوجود میاں اظہر نے جب کھلی کچہری میں محض یہ کہنے کی جرأت کی کہ میاں صاحب سب اچھا نہیں ہے۔ لوگ مہنگائی اور بیروزگاری کی وجہ سے حکومت سے بیزار ہو رہے ہیں۔ لوگ خودکشی فیشن کے طور پر نہیں فاقوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر رہے ہیں، تو جناب وزیراعظم کے ماتھے پر شکن پڑ گئی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ملک بھر میں کوئی ایک باضمیر شخص بھی ان حقائق کی نفی کر سکتا ہے۔ میاں اظہر جو ایک مسلم لیگی ایم این اے ہیں، کا قصور یہ تھا کہ خوشامد اور چاپلوسی کی بجائے انہوں نے میاں صاحب کو تصویر کا دوسرا رخ دکھایا تو وہ برا مان گئے اور بڑی رعونت کے ساتھ پیغام بھجوا دیا کہ آپ اگر مطمئن نہیں ہیں تو استعفیٰ دے دیں۔ کچھ اسی طرح کا معاملہ جنگ گروپ کا بھی ہے۔ جنگ گروپ نے یقیناً ٹیکس بچائے ہوں گے لیکن خزانے کا پیٹ ارشاد احمد حقانی اور ملیحہ لودھی کو نکالنے سے تو نہیں بھرے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ جمہوریت سے تعلق کے حوالے سے اگر پوری دنیا میں گریڈنگ کی جائے تو پاکستان کو سرفہرست ہونا چاہئے تھا اس لئے کہ جمہوریت پاکستان کی ماں ہے اور وہ جمہوریت کے بطن سے پیدا ہوا، پھر یہ کہ جمہوریت عصر حاضر کا تقاضا ہے اور ہمارے لئے اہم ترین بات یہ ہے کہ حقیقی جمہوریت (محض انگوٹھے سیاہ کرنے والی جمہوریت نہیں) اسلام کی روح اور ہمارے اسلاف کے طرز عمل کے مطابق ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ جن کے جلال اور ہیبت سے قیصر و کسریٰ کے درباروں میں سناٹا چھا جاتا تھا انہیں عوام نے سر محفل اور سر بازار ٹوکا اور معاملات کی وضاحت چاہی۔ ہم حکمرانوں کی خیرخواہی میں ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جب زبانوں پر تالے لگا دیئے جائیں اور قلم کند کر دیئے جائیں اور خوشامدیوں اور چاپلوسوں کے پٹے کھول دیئے جائیں تو ہر سو تاریکی پھیل جاتی ہے اور بعض اوقات یکلخت کھائی سامنے آجاتی ہے جس سے بچ نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔

۲۷/ فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن اور مرکز تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور میں حلقہ لاہور کے زیر اہتمام شب بسری پروگرام ہو گا۔

خالص دینی و قرآنی مضامین کے ساتھ ساتھ بے حجاب خواتین کی رنگین تصاویر کی اشاعت باعث افسوسناک ہے

آپ کا فرض ہے کہ اللہ کا شکر بجالائیں اور اپنی موت اور آخرت کا خیال کرتے ہوئے اس سلسلے کو بند کردیں

میر خلیل الرحمٰن مرحوم کے نام امیر تنظیم اسلامی کا ایک یادگار مراسلہ

حق نصح و خیر خواہی کی ادائیگی کی ایک روشن مثال

پچھلے دنوں جنگ گروپ کو حکومت کی مخالفت کے باعث بے شمار قسم کی بندشوں اور انتقامی کارروائیوں سے سابقہ تھا۔ اس تناظر میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ ' نے ۲۷/ جنوری کو اپنا ایک پیغام جنگ گروپ کے مالکان میر جاوید الرحمٰن اور میر شکیل الرحمٰن کے نام ارسال کیا تھا جس میں جہاں ایک طرف حکومت کے اقدامات کو ریاستی جبر سے تعبیر کرتے ہوئے ان کی مذمت کی گئی تھی وہاں دوسری طرف روزنامہ "جنگ" کو اردو صحافت میں بے حیائی اور عریانی کے فروغ کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے پوری دلسوزی کے ساتھ میر فیملی کو اللہ کی جناب میں توبہ اور اپنے طرزِ عمل پر نظر ثانی کی دعوت دی گئی تھی —— امیر تنظیم اسلامی کا یہ پیغام جو ۲۸/ جنوری کے روزنامہ "جنگ" میں شائع ہوا ' ۳/ فروری کے "ندائے خلافت" کے سرورق پر بھی شائع کیا جا چکا ہے۔

نصح و خیر خواہی کا یہ فریضہ اس سے قبل بھی امیر تنظیم اسلامی گاہے بگاہے ادا فرماتے رہے ہیں۔ یادش بخیر ' ۹۱ء میں جنگ کے بانی اور ایڈیٹر میر خلیل الرحمٰن مرحوم نے جو اس وقت حیات تھے ' امیر تنظیم کے نام ایک خط میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ "جنگ" میں "الہدیٰ" کے عنوان سے دروسِ قرآن کی سلسلہ وار اشاعت کا از سرنو آغاز کیا جائے۔ امیر محترم نے اس خط کا جو جواب تحریر فرمایا اس میں میر صاحب سے اپنی ایک ملاقات کا بھی ذکر فرمایا جو کراچی میں محترم شیخ جمیل الرحمٰن صاحب کی معیت میں ہوئی تھی۔ اس موقع پر ابتدائی گفتگو کے بعد امیر تنظیم نے علیحدگی میں اپنا یہ تاثر اور احساس میر خلیل الرحمٰن کے سامنے رکھا تھا کہ روزنامہ جنگ میں "الہدیٰ" کے ساتھ ساتھ عریاں فلمی اشتہارات اور بے حجاب خواتین کی رنگین تصاویر کی اشاعت ان کے لئے نہایت تکلیف اور اذیت کا باعث ہے اور ان کی طبیعت قطعاً آمادہ نہیں ہوتی کہ اس طرح کی صورتحال میں اپنے مضامین اور تحریریں "جنگ" کو ارسال کریں۔ امیر تنظیم اسلامی نے اس موقع پر پورے خلوص و اخلاص کے ساتھ میر صاحب کو اس جانب متوجہ کیا کہ وہ دینی تعلیمات اور احساس آخرت کو اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے اس نجاست سے اپنے اخبار کو پاک کرنے کا اہتمام کریں۔ میر صاحب مرحوم نے ڈاکٹر صاحب کی گفتگو پوری توجہ سے سنی اور ان کے چہرے کے تاثرات بتاتے تھے کہ امیر تنظیم کی اس گفتگو نے انہیں سوچنے پر مجبور کیا ہے اور انہوں نے کم از کم وقتی طور پر گہرا تاثر کیا ہے۔

میر خلیل الرحمٰن مرحوم کے مذکورہ خط کا عکس اور امیر تنظیم کے جواب کا متعلقہ حصہ بطور ریکارڈ ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

TELEX: 2748 JANG PK
5521 JNG RP PK
CABLE: DAILYJANG
TELEPHONE: 210710 (Ten lines)

JANG
PAKISTAN'S LEADING NEWSPAPER WITH THE LARGEST CIRCULATION

ALSO PUBLISHED FROM:
LAHORE: 13-SIR AGHA KHAN ROAD (DAVIS ROAD) PHONE: 305820 (Five Lines) 305025 305026
RAWALPINDI: AL-RAHMAN BUILDING MURREE ROAD P.O. BOX No. 30 PHONE 70223 (Five Lines)
QUETTA: JAMIAT RAI ROAD PHONE: 70515 73064
LONDON (UK): 57-LANT STREET LONDON SE 1 ION TELEX: 28208 JANG UK PHONE: 01-403 - 5833/01 - 403 - 4122

روزنامہ جنگ کراچی
I.I. CHUNDRIGAR ROAD
P.O. Box No. 52, KARACHI

۶ر فروری ۱۹۹۱ء

محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

امید ہے آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ قبل آپ روزنامہ جنگ کے لئے "الہدیٰ" کے عنوان سے درس قرآن کے حوالے سے سلسلہ وار مضامین تحریر فرمایا کرتے تھے۔ ہم روزنامہ جنگ میں اب اس کی کمی محسوس کر رہے ہیں لہذا آپ سے درخواست ہے کہ آپ روزنامہ جنگ کے قارئین کے لئے انہی شرائط پر یہ یا کوئی اور سلسلہ دوبارہ شروع کردیں۔ موضوع کے انتخاب کا اختیار آپ کو ہے۔

امید ہے آپ میری درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمائیں گے۔

دعاؤں کا طالب

میر خلیل الرحمٰن

ایڈیٹر انچیف

روزنامہ جنگ۔

امیر تنظیم اسلامی کے جوابی مکتوب کا متعلقہ حصہ

۲۵ / فروری ۱۹۹۱ء

محترمی و مکرمی جناب میر خلیل الرحمٰن صاحب

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مزاج گرامی!

گرامی نامہ مورخہ ۶/ فروری بروقت مل گیا تھا۔ لیکن ان دنوں مصروفیت بے پناہ تھی' اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی' جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

آپ نے اپنے روزنامے میں مجھے سلسلہ مضامین کے از سرنو اجراء کی جو دعوت دی ہے اس کے لئے سراپا سپاس ہوں۔ اصل میں تو یہ میری اپنی ضرورت ہے' میں ایک دعوت کا علمبردار ہوں' اور فطری طور پر چاہتا ہوں کہ وہ وسیع سے وسیع تر حلقے تک پہنچے' اور مجھے خوب معلوم ہے کہ "جنگ" کا حلقہ اشاعت نہ صرف اندرون ملک کتنا وسیع ہے بلکہ بیرون ملک عرب ممالک اور انگلستان تک کس حد تک پھیلا ہوا ہے۔

لیکن میں نے "جنگ" میں اپنے مضامین کی اشاعت کا سلسلہ جس سبب سے بند کیا تھا' اس کا آپ کو اندازہ یقیناً ہو گا۔ مجھے یہ بات بہت عجیب سی لگتی تھی کہ اسی اخبار میں میرے خالص دینی اور قرآنی مضامین شائع ہو رہے ہوں اور اسی میں بے حجاب خواتین کی رنگین تصاویر ہوں۔ میں نے خالص خیر خواہی کے جذبے سے آپ سے بالکل تنہائی میں عرض بھی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو جہاں پہنچادیا ہے اس کا تصور بھی لاکھوں نہیں کروڑوں انسانوں کے لئے مشکل ہے' آپ کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں اور اپنی موت' اور میدانِ قیامت کی حاضری کا خیال کرتے ہوئے اس سلسلے کو بند کر دیں۔ آپ کا اخبار ان اضافی attractions کا محتاج نہیں ہے' خالص اخباری سطح پر بھی ان شاء اللہ اپنی موجودہ سطح برقرار رکھے گا ـــــ اور آپ کو اس اقدام سے ان شاء اللہ بہت بڑی اخلاقی فتح حاصل ہوگی۔ اور کیا عجب کہ اس کی برکت سے اخبار مزید ترقی کرے۔ جب میں نے آپ سے یہ گفتگو کی تھی آپ کے چہرے کے تاثرات سے میں نے اندازہ کیا تھا کہ آپ واقعتاً سوچ میں پڑ گئے ہیں۔ لیکن جب کچھ عرصہ انتظار کے بعد بھی صورتحال جوں کی توں رہی تو طبیعت میں گرانی پیدا ہوئی اور قلم خود بخود رک گیا!

اب آپ نے دوبارہ دعوت دی ہے تو میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ میرے اس اقدام سے آپ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا (جو بھی ہو گا وہ 'خدانہ کرے' آخرت میں ہو گا!) لیکن دین کے کام کو نقصان پہنچ گیا۔ میں نے آپ کو حق نصیحت ادا کر دیا ہے' ـــــ اب اس کے بعد میری کوئی ذمہ داری نہیں ـــــ باقی جس ماحول میں ہم دین کا کام کر رہے ہیں وہاں خالص پاک وصاف گوشہ تو کوئی بھی نہیں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تقریر و خطاب کے لئے جاتا ہوں تو وہاں بھی بے حجاب خواتین موجود ہوتی ہیں ـــــ تو جب اس کی بنا پر وہاں کے خطابات بند نہیں کر رہا تو آپ کی دعوت کو کیوں رد کروں۔ تاہم میں دوبارہ آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ میری ان گزارشات کو ذہن میں از سرنو تازہ کر کے ان پر تہہ دل سے غور فرمائیں۔ کیا عجب اللہ تعالیٰ آپ کو بہت اونچا مقام عطا کر دے!

بنابریں میں آپ کی دعوت کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہوں....

فقط والسلام

خاکسار اسرار احمد عفی عنہ

خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان

طالبان اور چین کے بڑھتے ہوئے تعلقات پر امریکہ کو پریشانی

چین کا افغانستان کے ساتھ کوئی تنازعہ نہیں ہے اور وہ افغانستان کے ساتھ اپنے تعلقات کا احیاء چاہتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار چینی وزارت خارجہ میں ایشیائی ونگ کے انچارج نے افغان نائب وزیر خارجہ مولوی عبدالرحمٰن واعظ سے کابل میں ایک ملاقات کے دوران کیا۔ چینی وفد کے سربراہ نے کہا کہ چین دوسرے ملکوں کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت پر یقین رکھتا ہے۔ مولوی عبدالرحمٰن واعظ نے چین کے ساتھ تاریخی اور روایتی تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بیجنگ نے ہمیشہ افغانستان کے عوام کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ جلد ہی دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی روابط بڑھانے کے لئے زمینی اور فضائی رابطہ بحال کیا جائے گا۔

"اقوام متحدہ امریکہ اور برطانیہ کے سیکرٹریٹ کی شکل اختیار کر چکا ہے" ○ ملا عبدالحیٔ

یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ افغانستان ہر لحاظ سے علاقائی اور عالمی حالات کے تناظر میں بہت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ دوستوں اور دشمنوں کی توجہ ہمیشہ اس خطے کی طرف مرکوز رہی ہے اسی اہمیت کے پیش نظر یہ علاقہ بڑی طاقتوں کے لئے دلچسپی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کا ذکر کرتے ہوئے ملا عبدالحیٔ مطمئن نے کہا کہ اقوام عالم یو این او سے اعتماد اور منصف ادارے کے عادلانہ اور غیر جانبدارانہ کردار کی توقع رکھتے ہیں لیکن افسوس کہ اب یہ ادارہ امریکہ اور برطانیہ کے سیکرٹریٹ کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کی واضح مثال ربانی کی نام نہاد حکومت کو ایک بار پھر نمائندگی دینا ہے۔ ملا مطمئن نے کہا کہ اقوام متحدہ نے ربانی کو نمائندگی دے کر یہ موقع فراہم کر دیا ہے کہ طالبان ان کے ساتھ کوئی مفاہمت اور مصالحت کا معاملہ نہ کریں کیونکہ یہ فطری بات ہے کہ جب اعتماد اُٹھ جاتا ہے تو مثبت نظریات اور خیالات بھی منفی رخ اختیار کر جاتے ہیں۔ اسامہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ اب سیاسی نہیں دینی اور عقیدہ موضوع بن گیا ہے۔ اگر غلط فیصلہ کیا گیا تو ہر سیاسی اور اقتصادی نقصان سے یہ ہمارے لئے زیادہ خطرناک اور تباہ کن ثابت ہو گا۔

ضرورت رشتہ

کراچی میں مقیم ایک اردو سپیکنگ دوشیزہ' تعلیم بی ایس سی' عمر ۲۱ سال' امور خانہ داری کی ماہر کے لئے موزوں رشتہ درکار ہے۔

رابطہ : شیخ رحیم الدین K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

امیر تنظیم اسلامی کی جانب سے "متحدہ اسلامی اتحاد" کی تجویز

کی قومی اخبارات میں اشاعت پر ردعمل میں موصول ہونے والے چند منتخب خطوط

جناب امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی! بحوالہ اشتہار اخبار ڈان آپ کے خدمت اسلامی کے جذبے کے متعلق پتہ چلا۔ میں بھی قمری حساب کے مطابق اس دنیا میں ہونے والے رد و بدل اور اس پُرفتن دور میں امت اسلامی کے فرائض پر غور کر رہا ہوں اور بحیثیت نائب اللہ اور امت محمدؐ ہونے کے اپنے فرائض کو انجام دینے کے لئے تنہا مختلف کوششوں میں سرگرداں رہتا ہوں اور یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے کہ چند افراد مل کر ایک جماعت بنا لیتے ہیں اور ایک جماعت دوسری جماعت سے نفرت کرنے لگتی ہے جیسے دونوں کا مذہب جدا ہو۔ جب مسلمان آپس میں ایک نہیں ہو رہے ہیں اور قیامت کی نشانیاں بہت تیزی کے ساتھ پوری ہوتی جا رہی ہیں۔ ایسے حالات میں آپ نے گروہوں اور جماعتوں کو متحد کرنے کا اگر مصمم ارادہ کر لیا ہے تو اللہ آپ کے ساتھ ہے اور جب اللہ ساتھ ہو تو ملائکہ اور جن و انس تمام کے تمام آپ کے ساتھ ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دعوت الی الخیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے میں اور میرے حلقہ احباب صرف اپنے ملک میں ہی نہیں دنیا کے کونے کونے میں کوشش کر کے شہادت کی موت کا خواہش مند ہوں۔ آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

فقط والسلام
دعاؤں کا طالب
خاکسار محمد شاہد صدیقی
کراچی

☆ ☆ ☆

محترم المقام حضرت علامہ ڈاکٹر صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طالب خیریت بالخیر ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اخبارات کے ذریعے آپ کے خیالات کا علم ہوتا رہتا ہے۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ خوبیوں سے نواز رکھا ہے۔ اسلام اور نفاذ اسلام کے لئے آپ کی بھرپور محنت کا بھی زمانہ قائل ہے۔ مروجہ نظام جمہوریت کے مقابلے میں آپ کا تجویز کردہ انقلابی انداز اور رائے عامہ کے لئے پروگرام بعنوان "منہاج محمدیؐ" بہت ہی پسند آیا۔ دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کی محنتوں کو قبول فرما کر آپ جیسے مخلص قائدین کی سرپرستی میں ملک میں اسلامی انقلاب برپا فرما دیں۔ آمین یارب العالمین۔ عقیدہ توحید سمیت آپ کے کئی نظریات سے بندہ بالکل متفق ہے۔ بذریعہ رسائل کبھی کبھی ضرور راہنمائی فرماتے رہا کریں۔ اور بندہ کو بھی اپنا خادم اور ورکر سمجھیں۔ اگر کسی محاذ میں شمولیت جماعت کی بنیاد پر کرنی ہو تو عہدہ لکھ رہا ہوں۔ ورنہ فقط ایک دینی طالب علم اور جامع مسجد کا خطیب ہوں۔ دعاؤں کا محتاج

فقط، دعاگو
قاضی کفایت اللہ
امیر تحریک اتحاد اہل سنت پاکستان
خطیب مسجد اقصیٰ قرآن اکیڈمی
ڈنگہ، ضلع گجرات

☆ ☆ ☆

عالی مرتبت جناب الشیخ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مذہبی جماعتوں کے باہمی تعاون کے ضمن میں تنظیم اسلامی کی مساعی پڑھ کر تعجب بھی ہوا اور دل سے دعائیں بھی نکلیں۔ میرا خیال تھا کہ اس سلسلے میں میری کوشش اور کاوش بہت زیادہ ہے، لیکن آپ کی مساعی دیکھ کر مجھے تعجب اس لئے ہوا کہ اس قدر مخلصانہ جدوجہد کے باوجود وہ مقصد حاصل نہ ہو سکا، جو ہونا چاہئے تھا۔ بہرحال آپ عند اللہ اور عند الناس ضرور ماجور ہوں، اور شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

محترم محمد علی جناح مرحوم سے لے کر آج کے نواز شریف تک ہر حکمران کے ساتھ علماء نے تعاون کیا، لیکن سوائے ان منافقین کی حکومت کے استحکام کے کوئی اور دینی فائدہ سامنے نہیں آیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء کا تعاون یا تو للہیت پر مبنی نہیں تھا، محض ذاتی جلب و منفعت پر مبنی تھا یا وہ منافقین کی چالبازیوں کو سمجھ نہ سکے.....

میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحت، درازیٔ عمر اور ایمان کامل کی دعا کر رہا ہوں۔

دعاؤں کا محتاج
راحت گل
مدیر موسس
مرکز العلوم الاسلامیہ
راحت آباد، پشاور

پریس ریلیز

"متحدہ اسلامی محاذ" کے ضمن میں پیش رفت

مولانا محمد اکرم اعوان اور مولانا شاہ احمد نورانی سے امیر تنظیم اسلامی کی ملاقات

۳۔ فروری: تنظیم الاخوان کے رہنما مولانا محمد اکرم اعوان آج امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی دعوت پر ان سے ملاقات کے لئے ان کے دفتر قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن میں تشریف لائے اور ڈاکٹر صاحب کی پیش کردہ "متحدہ اسلامی محاذ" کی تجویز پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ مولانا اکرم اعوان نے امیر تنظیم اسلامی کی تجویز کی بھرپور تائید کی اور ان کی پکار "اسلام لاؤ، پاکستان بچاؤ" کو وقت کی آواز قرار دیتے ہوئے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ دو دینی تحریکوں کے سربراہان کی یہ ملاقات قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی جس میں متعدد اہم دینی اور ملی امور زیر بحث آئے۔ ڈاکٹر اسرار نے مولانا اعوان کی تائید اور تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا اور اس ملاقات کو نہایت خوش آئند قرار دیا۔ اس ملاقات کے موقع پر دونوں تنظیموں کے صف دوم کے قائدین بھی موجود تھے۔

☆ ☆ ☆

۴/ فروری: امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ تنظیم اسلامی کے ترجمان کے مطابق دونوں رہنماؤں کے مابین ملاقات بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ مولانا نورانی نے دینی جماعتوں کے غیر سیاسی "متحدہ اسلامی محاذ" کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ملک گیر سطح پر اسلامی محاذ کے قیام کے لئے تمام دینی جماعتوں کے قائدین اور علماء کرام سے وسیع تر پلیٹ فارم پر مشورہ کیا جائے تاکہ مجوزہ اسلامی محاذ کے لئے اتفاق رائے حاصل کیا جا سکے۔

محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت بخیریت۔ احوال یہ کہ اخبارات میں اسلامی نظام کے قیام اور اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے مذہبی و دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر کے متحدہ اسلامی محاذ کے قیام کے بارے میں آپ کا بیان پڑھا۔ بہت خوشی ہوئی' میں دل کی گہرائیوں سے آپ کی اس جدوجہد کو سلام پیش کرتا ہوں۔ میں پہلے بھی آپ کا عقیدت مند ہوں اور تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے آپ کی سرگرمیوں کا بغور جائزہ لیتا رہتا ہوں۔ محترم ڈاکٹر صاحب آپ نے آغاز تو بڑے نیک کام کا کیا ہے لیکن اس کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ بے شمار مذہبی جماعتیں اور دینی گروپ عوام میں اپنی افادیت اور حیثیت کھو چکے ہیں۔ شہریوں کی اکثریت مولوی کے سرکاری کردار اور اس کے ہلکے پن کی وجہ سے انہیں ناپسند کرتی ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب! اسلام کی صحیح خدمت اور ملک میں اسلام کے مکمل نفاذ کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ آپ اسلامی سکالرز' دانشور اور جنرل حمید گل جیسی شخصیتوں پر کام کریں۔ اس کے علاوہ فاروق لغاری اور عمران خاں جیسے لوگوں کو بھی ساتھ ملائیں۔ ہم بھی ایک رضا کار اور کارکن کی حیثیت سے آپ کے ہراول دستے میں شامل ہوں گے اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے کیونکہ اسلامی جمہوری انقلاب ہمارا بھی مقصد اور نصب العین ہے۔ اگر اس کام میں تاخیر کی گئی تو کل کلاں یہ نیک نام تنظیمی اور جہادی قوتیں بھی دکانیں بن جائیں گی اور لوگ آہستہ آہستہ مایوس ہو جائیں گے۔ اللہ آپ کو حوصلہ اور طاقت دے' خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

میاں محمد عارف بھٹی
مرکزی صدر پاکستان جمہوری انقلاب پارٹی
بہاولنگر

☆ ☆ ☆

محترمی و مکرمی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روزنامہ "ڈان" کراچی ۲۹/ جنوری ۹۹ء کی اشاعت میں آپ کی جانب سے کار خیر میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ بلاشبہ قرآن و سنت سے واقف اور اس کی صداقت پر ایمان رکھنے والا کوئی بھی شخص ملک اور معاشرے میں نیکی کی قوتوں کی بے بسی اور برائی کی طاقتوں کی تقویت اور فروغ کو دیکھ کر ضرور پریشان ہوتا' خود بھی اور ملک و ملت کے اجتماعی وسائل کو بروئے کار لا کر برائی کو ختم کرنے اور نیکی کو غالب کرنے کی تدبیر کرتا ہے۔ یہ اہل ایمان کا فرض بھی ہے اور ضرورت بھی۔ جہاں تک دینی جماعتوں اور شخصیتوں کا متحدہ محاذ بنانے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس قسم کے محاذ اور اتحاد ملک کی تاریخ میں بارہا تشکیل دیئے گئے' عوام کی طرف سے ان محاذوں کو وسیع تعاون بھی ملا۔ ان کے منشور اور نعرے بھی مثبت تھے لیکن بہت جلد مقاصد او جھل اور مفادات غالب آگئے۔

اسلامی نظام کے قیام کا مطالبہ کرنا ایک دل خوش کن نعرہ ضرور ہے لیکن اس کے نفاذ کیلئے کسی فرد' جماعت یا تحریک کے پاس وسائل نہیں ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ (۱) اسلامی تحریکیں اور شخصیات قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت عوام میں پیدا کرنے پر اپنے وسائل اور قوت صرف کریں۔ مسجدوں میں بٹھائے گئے پہرے ختم کریں' مسجد میں داخل ہونے والا خود کو امن میں محسوس کرے۔ تنقیدی نظریں اور رویئے ترک ہوں۔ لوگ دین پر عمل کا جذبہ لے کر جائیں۔ نیکی میں مسابقت کا شوق پیدا ہو۔ (۲) ملک کے حکمرانوں کو اچھی نصیحت ضرور کرتے رہیں۔

(۳) عوامی معاملات میں اس حد تک ضرور شامل رہیں کہ اپنے ضلع' شہر' حلقہ انتخاب (حسب توفیق) اسمبلی' بلدیہ وغیرہ میں لوگوں کی نظر انتخاب نیکی' عوامی ہمدردی اور قومی خدمت کے حوالے سے خود بخود اسلامی شخصیات کی طرف اٹھے۔

(۴) پورے ملک میں اگر شخصی تعارف ہو اور اپنے پڑوسی کا بھی اعتماد حاصل نہ ہو تو یہ بدقسمتی ہوگی اور اسے مستقل حلقہ انتخاب بنائیں۔ اپنے لئے نہیں صرف اللہ کی رضا کے لئے۔

قوم نے اسلامی تحریکوں اور نظریاتی محاذوں کا بہت ساتھ دیا اور بہت دھوکے کھائے ہیں اب کسی ہنگامی تحریک کے بجائے سمجھ بوجھ سے کام لینے اور عملی اقدامات کی ضرورت ہے جس سے واقعی تبدیلی ہو اور پائیدار بھی ہو۔

سید محمد قاسم
ٹیپو روڈ راولپنڈی کینٹ

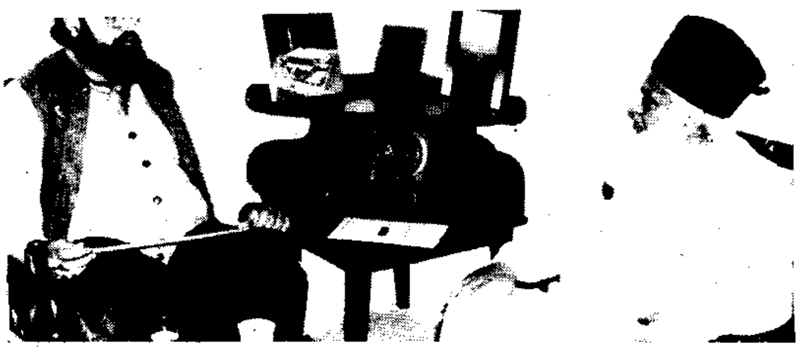

مولانا اکرم اعوان قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی سے ملاقات کرتے ہوئے

بسنت کا میلہ ۔ لمحۂ فکریہ!

(ماخوذ از : کتابچہ "واہ رے مسلمان" مصنف : سلیم رؤف)

ایک ہندو مؤرخ ڈاکٹر ایس بی نجار (DR.S.B. NIJJAR) نے اپنی کتاب "پنجاب آخری مغل دورِ حکومت میں" (PUNJAB UNDER THE LATER MUGHALS) میں ذکر کیا ہے کہ : جب زکریا خان (1707-1759ء) پنجاب کا گورنر تھا۔ ایک ہندو حقیقت رائے باکھ مل پوری سیالکوٹ کے کھتری کالڑ کا تھا' جس کی شادی بٹالہ کے کشن سنگھ بھٹہ نامی سکھ کی لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی۔ حقیقت رائے نے نبی اکرم ﷺ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اس جرم پر حقیقت رائے کو گرفتار کر کے عدالتی کارروائی کے لئے بھیجا گیا۔ اس واقعہ سے پنجاب کی ساری غیر مسلم آبادی کو شدید دھچکا لگا۔ کچھ ہندو افسر زکریا خان کے پاس گئے کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے لیکن زکریا خان نے کوئی سفارش نہ سنی اور سزائے موت کے حکم پر نظر ثانی سے انکار کر دیا جس کے اجراء میں پہلے مجرم کو ایک ستون سے باندھ کر کوڑوں کی سزا دی گئی۔ اس کے بعد اس کی گردن اڑا دی گئی جس پر پنجاب کی ساری غیر مسلم آبادی نوحہ کناں رہی۔ اسی کتاب کے صفحہ ۲۷۹ پر لکھا ہے کہ پنجاب کا بسنت میلہ اسی حقیقت رائے (گستاخ رسولؐ) کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

ایک غازی علم دین تھا جس نے چلا چلا کر کہا تھا کہ گواہ رہنا میں نے ہی راج پال کو حرمت رسولؐ کی خاطر قتل کیا تھا اور آج اپنے نبیؐ کا کلمہ پڑھتے ہوئے ان پر اپنی جان نثار کر رہا ہوں۔ دوسری طرف آج اسی پنجاب کے مسلمان اتنے بے حس و بے غیرت ہو گئے ہیں کہ ایک ہندو گستاخ رسولؐ حقیقت رائے کی یاد منانے والوں سے زیادہ ولولہ اور جوش و خروش سے "قیام لیل" اور "دعوتوں" کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور اس "میلہ" میں غریب ہو یا جاگیردار' ٹی وی ہو یا اخبار' رعایا ہو یا سرکار سب ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں نظر آتے ہیں۔

(مرسلہ : سید افتخار احمد)

کاروان خلافت منزل بہ منزل

رمضان المبارک کے آخری ایام امیر محترم کے ساتھ

رفیق تنظیم شرقی نمبرا جناب نثار شفیق نے رمضان المبارک کی ۲۸ویں شب امیر محترم کو افطار اور ڈنر پر مدعو کیا جس میں رفقاء تنظیم اسلامی کے شرقی نمبرا کے علاوہ حلقہ کے کارکنان کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اسی شب میٹ ءَ ٹریٹ شادی ہال میں دورۂ ترجمہ قرآن کی اختتامی تقریب سے امیر محترم نے خطاب کیا۔ ختم قرآن کے بعد شرکاء میں شیرینی کی تقسیم کے علاوہ جامع تصور کا کتابچہ اور حرم شریف میں ختم قرآن کی دعا کے کیسٹ کا تحفہ پیش کیا گیا۔ امیر محترم نے اپنے خطاب میں ایک نئے انداز سے اُمت مسلمہ کی قرآن سے دوری کا تجزیہ پیش کیا۔ ہمارے اور قرآن کے درمیان پہلا حجاب دانش حاضر ہے جس کا پردہ چاک کرنا ہو گا۔ اس کے لئے قرآن اور دانش حاضر کا فہم دونوں ضروری ہیں اسی طریقے سے عہد حاضر کے گمراہ کن فکر و فلسفہ اور خیالات و نظریات کا ابطال ہو سکے گا۔ قرآن کی صداقت کو واضح کرنے والی آفاق و انفس میں پھیلی ہوئی نشانیاں ہیں جن پر غور و فکر کر کے مغربی اقوام نے ترقی کے منازل طے کیں جبکہ ہم نے ان تعلیمات کو بھلا دیا۔ امیر محترم نے قرآنی دعوت کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ زندگی کے ہر گوشے میں پوری للہیت کے ساتھ عبادت کا فریضہ ہی قرآنی پکار ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں عملاً ایک ہی نظام نافذ ہے' چنانچہ اب انفرادی زندگی میں دین پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اور کم سے کم ضروریات زندگی پر قانع رہ کر اپنے وسائل دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دینے چاہیں۔

شہر آشوب کراچی میں جسے آج دہشت گردی کا مرکز قرار دیئے جانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے سینکڑوں حضرات و خواتین رات کے ایک بجے تک بڑے صبر و سکون کے ساتھ امیر محترم کا خطاب سننے میں محو تھے اور ان کے چہروں پر پھیلی سکینت ظاہر کر رہی تھی کہ کراچی دہشت گردی کا مرکز ہرگز نہیں بلکہ یہ تو چند گروہوں کی باہمی رقابت ہے۔ ورنہ نہ عوام میں لسانی تعصب کار فرما ہے اور نہ مذہبی فرقہ واریت نے ان میں اثر و نفوذ کیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآنی دعوت کے ایسے اجتماعات میں اضافہ کیا جائے۔ جن تک قرآن کا پیغام پہنچے وہ اپنی زندگیوں کو قرآنی تعلیمات کے مطابق ڈھا لیں۔ تنظیم اسلامی کراچی ضلع شرقی نمبرا کے امیر اور ان کے رفقاء کی ٹیم نے اس پروگرام کے انعقاد اور اسے کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے خوب محنت کی۔

۱۷/ جنوری کو مجلس شوریٰ حلقہ سندھ کے اراکین سے ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے ملاقات کی۔ سب سے پہلے انہوں نے ماہانہ رپورٹس کی ترسیل میں بے قاعدگیوں پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم میں نقباء کو ریڑھ کی ہڈی کا درجہ دیا جاتا ہے کیونکہ یہ نقباء ہی ہیں جن کا رفقاء سے براہ راست رابطہ رہتا ہے۔ نقباء اپنے رفقاء سے رابطوں میں جو دشواریاں محسوس کرتے ہیں ان میں وقت کی کمی اور گفتگو کے انداز سے ناواقفیت سمیت دیگر کئی وجوہ بھی شامل ہیں۔ جہاں تک وقت کی کمی کا تعلق ہے تو یہ دشواری ہم سب کو درپیش ہے تاہم اپنی دنیوی ضروریات کے لئے ہم اپنے معمولات میں ایڈجسٹمنٹ کرتے رہتے ہیں۔ دینی معاملات میں تو یہ Adjustment ترجیحی بنیادوں پر کرنی چاہئے۔ رفقاء سے ذاتی سطح پر روابط استوار کئے جائیں تاکہ درمیان میں جو حجابات ہیں ان کا خاتمہ ہو اور رفقاء ایک دوسرے کے دکھ درد سے آگاہ ہو سکیں گے۔ ممکنہ حد تک رفقاء کے مسائل میں دلچسپی لے کر ان کا حل تلاش کرنے کی کوششیں کریں۔ بعد نماز عصر امیر محترم کی رفقاء کے ساتھ خصوصی نشست تھی۔ کراچی کی صورتحال کے بارے میں Feed Back حاصل کرنے کے لئے امیر محترم نے سب سے پہلے اس "گیاہ ضعیف" کو اظہار رائے کی دعوت دی۔ راقم نے بتایا کہ گورنر راج کے دوران کئے جانے والے اقدامات سے لوگوں کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے جس سے عوام میں بیزاری پیدا ہو رہی ہے۔ مبینہ طور پر دہشت گردوں کے ایک اڈے کو ختم کرنے کے لئے سینکڑوں لیز شدہ مکانات کو منہدم کر دیا گیا جس سے رمضان المبارک کے دوران اور عید سے قبل سینکڑوں خاندان بے خانماں ہو گئے۔ پولیس کا کردار انتہائی گھناؤنا ہے۔ لوگوں کو گرفتار کیا جاتا ہے اور رشوت لے کر رہا کر دیا جاتا ہے۔ حکیم محمد سعید مرحوم کا مقدمہ اب تک فوجی عدالت میں پیش نہیں کیا جا سکا اور عامر اللہ کے اس جرم میں ملوث ہونے کے بارے میں مختلف ایجنسیاں' مختلف رپورٹس دے رہی ہیں۔ کوئی ایجنسی اسے ملزم گردانتی ہے تو کوئی بے گناہ۔ سیاسی بنیادوں پر ملازم رکھے گئے افراد کو تو فارغ کیا جا رہا ہے لیکن جن لوگوں نے ان کو ملازمت فراہم کی ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ نتیجتاً بیروزگاری میں بجائے کمی کے اضافہ ہو رہا ہے۔ جناب شجاع الدین شیخ نے اپنے دورۂ ترجمۃ القرآن کے پروگرام کی رپورٹ پیش کی۔ برنس روڈ جیسے گنجان علاقے میں جو گاہے گاہے ڈسٹرب بھی رہتا ہے' اس پروگرام کے کامیاب انعقاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کراچی میں دہشت گردی کا ہدف عام لوگ نہیں بلکہ مختلف گروہ ہیں جو ایک دوسرے کو ہدف بنائے ہوئے ہیں۔ میٹ ءَ ٹریٹ ہال کے مالک اور برنس روڈ کے محلہ داروں نے جس تعاون کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ برنس روڈ کے پروگرام کا چرچا تو شہر کے کئی علاقوں میں سننے میں آیا۔ محترم فاروقی صاحب نے کہا کہ کراچی کے حالات کی خرابی کا ذمہ دار فیوڈل طبقہ ہے جو عام لوگوں کے سیاست میں نمایاں ہونے کی بناء پر خائف ہے۔ امیر محترم کے اس سوال پر کہ اس مسئلہ کا حل کیا ہے؟ فاروقی صاحب نے کہا کہ یہ مسئلہ خاصا پیچیدہ ہے جس کے حل کے بارے میں کچھ کہنا خاصا دشوار ہے۔ راقم کی رائے یہ ہے ایم کیو ایم کے مینڈیٹ کو تسلیم کیا جائے اور اسے امن و امان کے قیام کے لئے دیانت داری کے ساتھ موقع فراہم کیا جائے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ایک طبقہ اس مینڈیٹ کو اس لئے تسلیم نہیں کرتا کیونکہ اس کے خیال میں یہ مینڈیٹ کلاشنکوف کی نوک پر حاصل کیا گیا ہے جو درست نہیں۔ محترم نوید عمر صاحب نے بحیثیت امیر تنظیم شرقی نمبرا' میٹ ءَ ٹریٹ ہال میں ہونے والے پروگرام کی رپورٹ پیش کی۔ ختم قرآن کے بعد امیر محترم نے غالب کے مصرع میں قدرے تصرف کرتے ہوئے ع

"غالب رکھیو مجھے اس "تذکیر مکرر" پہ معاف" پاکستان کی گزشتہ ۵۳ سال کی تاریخ کا جائزہ پیش کیا۔

(رپورٹ : محمد سمیع)

اسلام آباد میں دروس قرآن

انجمن خدام القرآن راولپنڈی' اسلام آباد ہفتہ وار درس قرآن F-10/3 اسلام آباد میں ہوا ہے۔ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں "قرآن پر عمل" کے عنوان سے درس کا آغاز ہوا۔ یہ درس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے شاگرد رشید مہان مرزا نے دیا۔ سامعین میں اہل محلہ اور ائرفورس کالونی E-9 کے اصحاب بھی شامل تھے۔

درس میں قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں' اس کی عظمت' اس کی آیات اور سورتوں کی ترتیب اور آپس میں ربط پر روشنی ڈالی گئی۔ قرآن مجید ایک "انقلابی ہدایت نامہ" ہے اور اس سے راہنمائی صرف اس کے متعین کردہ راستہ پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ کوئی معاشرہ اس وقت تک نہیں سدھر سکتا جب تک کہ اس کے افراد نہ سدھریں۔ قرآن مجید پہلے افراد اور پھر معاشرہ کی اصلاح پر زور دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے اسی نہج پر معاشرہ کی اصلاح کر کے ایک عظیم انقلاب برپا کیا تھا۔ دوبارہ معاشرہ کی اصلاح اسی نہج پر ہو سکتی ہے کہ قرآن کو اپنا راہنما بنا کر اپنی عملی زندگی کی اصلاح کریں اور پھر معاشرہ میں انقلاب برپا کریں۔

دیگر خطابات میں اسلام کی تشریح' مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق اور سورۃ العصر کی روشنی میں ایک مسلمان کے لئے لوازم نجات شامل ہیں۔

تنظیم اسلامی پیرس کی سرگرمیاں

ماہ نومبر کا پہلا پروگرام یکم نومبر کو بعد نماز مغرب شروع ہوا۔ جس میں سورۂ آل عمران کی آیات ۵۵ تا ۱۰۱ کا درس بذریعہ ویڈیو کیسٹ ہوا۔ اس سے پہلے رفقاء سے ماہ رمضان میں دورۂ ترجمہ قرآن کے لئے مرکزی جگہ کے لئے مشورہ ہوا۔ بعد نماز عشاء ساتھیوں سے منتخب نصاب سنا گیا۔ اس پروگرام میں ۲۳/ افراد نے شرکت کی۔

دوسرا پروگرام ۴ بجے شروع ہوا۔ چار بجے سے پانچ بجے تک رفقاء کا باقاعدگی سے اجلاس ہوتا ہے جس میں آئندہ کے لائحہ عمل کے لئے مشورے کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد کتاب "ترجمۃ القرآن" میں سے ساتھیوں سے سبق

سنا گیا۔ نماز مغرب کے بعد سورۂ آل عمران سے ۱۰۲ تا ۱۱۸ کا درس بذریعہ ویڈیو کیسٹ ہوا۔ درس کے بعد نئے ساتھیوں سے تعارف حاصل کیا گیا اور انہیں تنظیم اسلامی کے مقاصد سے آگاہ کیا گیا۔ شرکاء کی تعداد ۲۲ رہی۔

تیسرا پروگرام ۱۵/ نومبر کو بعد نماز مغرب ہوا۔ جس میں کتاب ترجمۃ القرآن سے عربی کی کلاس ہوئی۔ سورۃ النساء کا بذریعہ ویڈیو کیسٹ درس ہوا۔ نماز عشاء کے بعد تنظیم اسلامی پیرس کے امیر جناب محمد اشرف نے شب معراج کی اہمیت اور برکت پر گفتگو کی۔ شرکاء کی تعداد ۱۹ تھی۔

چوتھا پروگرام ۲۱/ نومبر کو شروع ہوا جس میں حسب معمول چار سے پانچ بجے تک رفقاء کی مجلس ہوئی جس میں ماہ رمضان میں نماز تراویح' دورۂ ترجمہ قرآن اور جگہ کے لئے مشورہ ہوا۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد سورۃ النساء میں سے آیات ۳۴ تا ۵۹ کا بذریعہ ویڈیو کیسٹ درس ہوا۔ درس قرآن کے بعد تنظیم اسلامی پیرس کے امیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن قیامت کے دن یا تو انسان کے حق میں گواہی دے گا یا اس کے خلاف۔ صرف قرآن ہی سے ہم صراط مستقیم پر چل سکتے ہیں۔ اس کو سوچ سمجھ کر پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ نماز عشاء کے بعد کتاب "ترجمۃ القرآن" میں سے سبق سنا گیا۔ ساتھیوں کی تعداد ۲۱ رہی۔

پانچواں پروگرام ۲۹ نومبر کو ہوا۔ چار بجے سے پانچ بجے تک رفقاء کی مجلس ہوئی۔ نماز عشاء کے بعد سورۃ النساء میں سے آیات ۶۰ تا ۸۳ کا بذریعہ ویڈیو کیسٹ درس ہوا۔ بعد میں کتاب "ترجمۃ القرآن" سے عربی کی کلاس ہوئی۔ ساتھیوں سے منتخب نصاب سنا گیا۔

(رپورٹ : محمد فاروق علی)

سپاہی اور جرنیل بھی

محترم ڈاکٹر عبدالخالق سے میرا تعارف ۱۹۸۵ء سے ہے۔ تنظیم اسلامی میں شامل ہوا تو یہ تعارف مزید پختہ ہوتا گیا۔ ایک مرتبہ فحاشی و عریانی کے خلاف مظاہرے کے دوران شاد باغ میں واقع ان کے گھر جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ بے روز گاری کے دنوں میں اکثر مرکزی دفتر گڑھی شاہو لاہور جانے کا اتفاق بھی ہوتا رہا۔ وہاں بھی اس مردِ درویش سے ملاقات رہتی۔ میں نے انہیں ہمیشہ نرم خو' ہمدرد اور معاملہ فہم پایا۔ لیکن موصوف انتظامی امور اور نظم کے معاملے میں ہمیشہ سنجیدہ اور سخت رویہ اپناتے ہیں۔ تاہم اکثر و بیشتر اجتماعات کے بعد اپنی اس سختی کی' جو نظم کا تقاضا ہوتی ہے' معذرت بھی کر لیتے ہیں۔ نائب امیر سے ناظم اعلیٰ بننے کے بعد اُن کا صادق آباد کا پہلا دورہ تھا۔ قریب سے ملنے اور گفتگو کرنے کا ہمیں پہلی دفعہ موقع ملا۔ ملاقات کے دوران میں نے محسوس کیا کہ وہ تنظیم کے مرکزی رہنما ہونے کے باوجود ایک ادنیٰ کارکن بھی ہیں اور "نرم دمِ گفتگو گرم دم جستجو" کے قائل ہیں۔

مسلم جاوید صاحب کو ڈاکٹر صاحب کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ چائے کے فوراً بعد میٹنگ شروع ہوئی۔ میٹنگ نماز عشاء کے بعد بھی جاری رہی۔ ڈاکٹر صاحب کے قیمتی مشوروں کے بعد رات تقریباً دس بجے میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔ صبح آٹھ بجے تنظیم کے معاون جناب چوہدری اقبال کے ہاں ناشتے کی دعوت تھی جس میں احباب بھی مدعو تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چوہدری اقبال صاحب کو تنظیم میں شمولیت کی دعوت دی۔ جناب وحید قریشی اور علوی صاحب نے بھی تنظیم کی دعوت سے کامل اتفاق کیا۔ دس بجے کے قریب روزنامہ جنگ کے نمائندے جناب طاہر ابرار سرہندی نے ڈاکٹر عبدالخالق سے انٹرویو کیا۔ جناب یونس بٹ امیر تنظیم اسلامی صادق آباد' حافظ خالد شفیع اور حکیم جماعت علی بھی اس موقع پر موجود تھے۔ تنظیم اسلامی صادق آباد کے ایک دیرینہ ساتھی جناب منظور صاحب نے بھی ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سے تفصیلی ملاقات کی۔ آخر میں ڈاکٹر طاہر ابرار کے کلینک پر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے ان سے ملاقات میں انجمن خدام القرآن کی تشکیل کے بارے میں رہنمائی فراہم کی۔ (رپورٹ : سجاد منصور)

تنظیم اسلامی گوجر خان کا قیام

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے ناظم حلقہ پنجاب شمالی کے ناظم شمس الحق اعوان کی سفارش پر اسرہ گوجر خان کو مقامی تنظیم کا درجہ دے کر جناب مشتاق حسین کو امیر اور جناب فاروق حسین کو ناظم بیت المال مقرر کیا ہے۔

تنظیم اسلامی صادق آباد کے زیر اہتمام دعوتی و تنظیمی پروگرام

تنظیم اسلامی صادق آباد کے زیر اہتمام دورۂ ترجمۃ القرآن بذریعہ ویڈیو صادق آباد میں دو مختلف مقامات پر منعقد کیا گیا۔ مرکزی پروگرام شہر کے مرکزی حصے میں واقع تنظیم اسلامی کے ملتزم رفیق حکیم جماعت علی زاہد کے کلینک پر منعقد ہوا۔ یہ پروگرام رات نو بجے تا ساڑھے دس بجے تک ۲۰/ رمضان المبارک تک باقاعدگی سے منعقد ہوتا رہا۔

دوسرا پروگرام راقم کے گھر میں واقع سیٹلائٹ ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ یہ پروگرام ۲۳/ رمضان المبارک تک جاری رہا۔ ان پروگراموں سے تنظیم کا تعارف اور دعوت کا خلاصہ احباب تک پہنچا۔ ۲۳' ۲۵ اور ۲۷/ رمضان المبارک کو مختلف مساجد میں دعوتی پروگرام بنایا گیا۔ یہ پروگرام شہر کی مختلف مساجد میں منعقد کیے گئے۔ نماز تراویح کے بعد "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" کے عنوان سے تنظیم اسلامی صادق آباد کے امیر حافظ محمد خالد شفیع کا خطاب ہوتا۔ اس کے بعد معتکف حضرات کو ڈاکٹر صاحب کی کتب تحفتاً پیش کی جاتیں۔ رات دس بجے سے بارہ بجے تک تنظیمی میٹنگ منعقد ہوتی جس میں درس حدیث کے علاوہ مختلف مسائل پر گفتگو کی جاتی۔ (رپورٹ : سجاد منصور)

ہمارا مطالبہ ہماری اپیل
دستورِ خلافت کی تکمیل

قرآن اکیڈمی لاہور میں معاونین تنظیم اسلامی کی تعارفی نشست

حالیہ ماہِ رمضان میں امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے "دورۂ ترجمہ قرآن" کے پروگرام میں شریک ہونے والے حضرات کی ایک بڑی تعداد نے اقامت دین کی جدوجہد میں تنظیم اسلامی کے معاون بننے کا فیصلہ کیا۔ تنظیم اسلامی وہ اسلامی انقلابی جماعت ہے جو بیعت کی منصوص' مسنون اور ماثور بنیاد پر قائم ہے اور جس میں شریک ہونے کے لئے امیر تنظیم کے ہاتھ پر سمع وطاعت کی بیعت کرنا ضروری ہے۔ لیکن اس ماہ رمضان میں امیر تنظیم نے رفقاء کے مشورے سے فیصلہ کیا کہ جو حضرات غلبۂ دین حق کی جدوجہد میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اور صرف بیعت سے نامانوس ہونے کے باعث تنظیم میں شمولیت میں جھجک محسوس کرتے ہیں۔ انہیں تنظیم میں معاونین کی حیثیت سے شریک قافلہ کیا جائے۔ اس سے پہلے تحریک خلافت پاکستان کے ارکان کو معاونین کہا جاتا تھا لیکن اس دفعہ پہلی بار معاونین تنظیم اسلامی کے فارم طبع کرائے گئے اور رمضان میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام کے شرکاء کو اس کی ترغیب دی گئی۔ چنانچہ بیسیوں افراد نے امیر محترم کی دعوت پر لبیک کہا اور تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ ان معاونین تنظیم اسلامی کا تعارف حاصل کرنے کی غرض سے ۲۹ جنوری ۹۹ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی' خواتین ہال میں ایک تعارفی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ معاونین کو اس پروگرام میں شریک ہونے کے لئے دعوت نامے بھیجے گئے۔ تمام معاونین نے فرداً فرداً ڈائس پر آ کر امیر محترم اور سامعین کے سامنے اپنا تعارف کرایا اور تنظیم میں شامل ہونے کی وجوہات اور پس منظر سے بھی آگاہ کیا۔ تعارف کے بعد امیر محترم نے معاونین تنظیم سے اپنے خطاب میں کہا کہ آپ حضرات نے نظام عدل اجتماعی کے قیام اور فریضۂ اقامت دین کی جدوجہد میں اپنا جان و مال اور صلاحیتیں وقف کرنے کے عہد کے ساتھ تنظیم میں شمولیت اختیار کی ہے۔ تنظیم کے رفقاء اور معاونین میں فرق صرف بیعت کا ہے۔ تنظیم میں معاونین بنائے جانے کا سلسلہ اس لئے شروع کیا گیا ہے تاکہ آپ کو تنظیم کے کام میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ بیعت سمع وطاعت کا نظام اختیار کرنے کے لئے سوچ بچار کا موقع مل سکے۔ تاہم آپ اب تنظیم اسلامی کے رکن ہیں اور آپ کو بھی تنظیم کے بنیادی نظم کی پابندی اختیار کرنا ہوگی۔ معاونین تنظیم نے بڑے جوش و خروش سے تنظیم کا نظم اختیار کرنے کا عہد کیا۔ اجتماعی دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا۔

(رپورٹ : فرقان دانش خان)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 8، شمارہ 6
سالانہ زر تعاون: 175/- روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: 36۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03

معاونین برائے ادارت:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

خلیج کے تمام ممالک پر امریکی قبضہ مستحکم!

"خلیجی ممالک پر امریکیوں کا قبضہ اس قدر مستحکم ہو چکا ہے کہ اب ان ممالک میں امریکیوں کے سوا کسی کا اختیار نہیں چلتا"۔ ان خیالات کا اظہار قطر کے وزیر خارجہ نے سعودی وزیر دفاع کے ایک بیان پر سخت تنقید کرتے ہوئے کیا۔ سعودی عرب کے وزیر نے گزشتہ ہفتے یہ بیان دیا تھا کہ ہم امریکہ کو عراق کے خلاف اپنی سرزمین پر فوجی اڈے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ قطر کے وزیر خارجہ نے کہا کہ خلیجی ممالک پر امریکیوں کے سوا کسی کا اختیار نہیں چلتا ہم کب تک جھوٹ بولتے رہیں گے۔ چند ماہ قبل شاہ فہد کے بھائی طلال بن عبدالعزیز نے بذات خود برملا اعتراف کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس وقت امریکی افواج کے پاؤں خلیج میں ایسے جم چکے ہیں کہ اگر ہم انہیں نکالنا بھی چاہیں تو نہیں نکال سکتے۔

چیچنیا اسلام کی راہ پر!

چیچن صدر، اسلان مسخاذوف نے یقین ظاہر کیا ہے کہ تین سال میں ان کا ملک مکمل طور پر اسلامی ریاست بن جائے گا۔ ملک کو اسلامی نظام میں ڈھالنے اور اس مقصد کے لئے قرآن پر مبنی نیا آئین تیار کرنے کا کام ایک کمیشن کے سپرد کیا گیا ہے جس کے سربراہ خود صدر مسخاذوف ہیں، کمیشن قانون سازی اور صدر کے انتخاب کے لئے نیا طریق کار بھی وضع کرے گا۔ مقامی علماء پر مشتمل ایک اسلامی کونسل بھی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو روز مرہ کے مسائل کا اسلامی حل تجویز کرے گی۔ دسمبر میں چیچنیا کی اسلامی سپریم کورٹ نے چیچنیا کی پارلیمنٹ یہ کہہ کر معطل کر دی تھی کہ وہ شریعت کے منافی ہے۔ لہٰذا تین ماہ میں اس کی جگہ ایک نئی شوریٰ قائم کی جائے گی۔ سپریم کورٹ میں چیچنیا کے فوجی جرنیلوں کی طرف سے صدر کے خلاف ایک درخواست بھی دائر کی گئی تھی جس میں شکایت کی گئی تھی کہ صدر نے غیر ملکی حکمرانوں کے ساتھ تعاون کرنے والے لوگوں کو سرکاری ملازمت دے کر دستور کی خلاف ورزی کی ہے لیکن عدالت نے صدر کو آئندہ کے لئے تنبیہہ کرنے پر اکتفا کیا اور کہا کہ یہ اتنا بڑا جرم نہیں کہ صدر کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کی جائے۔

مقبوضہ کشمیر پر بھارتی تسلط کی قیمت

بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں اپنا تسلط برقرار رکھنے کے لئے وہاں تعینات فوج پر چھ کھرب پینتالیس ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کر دی ہے۔ لیکن اتنی بڑی سرمایہ کاری کے باوجود بھارت مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی تحریک آزادی دبانے میں بری طرح ناکام رہا ہے۔ تازہ دم فوجی دستوں کی آمد کے باوجود کشمیری مجاہدین نے بھارت کی طاقت کو ماننے کے بجائے اپنی سرگرمیوں اور کارروائیوں میں زبردست اضافہ کر دیا ہے۔ بھارتی جریدے انڈیا ٹوڈے نے بھارتی وزیر داخلہ کے حوالہ سے انکشاف کیا ہے کہ ریاست میں بھارت کے نقصانات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جریدے کے مطابق گزشتہ دس برس میں ۳۹ ہزار ۲۰۰ شہری جاں بحق ہوئے جبکہ ۵۲ سو سے زائد سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوئے۔ بیس ارب روپے کی جائدادیں تباہ کی گئیں۔ جریدے نے انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی فوج کو ملنے والی باسٹھ ہزار گنیں اور لاکھوں گولیاں علیحدگی پسندوں اور جرائم پیشہ افراد کو فروخت کر دی گئی ہیں اور یہ ہتھیار بھارت کے اندرونی حصوں میں اسمگل کر دیئے گئے ہیں۔

تھائی لینڈ: اسلامی بینکاری کی زبردست کامیابی

تھائی لینڈ کے قومی بینکوں نے سود سے پاک اسلامی بینکاری کے تجرباتی پروگرام کی زبردست کامیابی کے بعد مزید بینکوں میں اسلامی بینکاری کے کاؤنٹر متعارف کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضمن میں سرکاری سیونگ بینکوں کے ترجمان کے مطابق تھائی حکومت کے ایک فیصلے کے تحت رواں مالی سال کے دوران سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران پال اور پتنی صوبوں میں مزید دو بلاسود کاؤنٹر کھولے جا رہے ہیں جبکہ منصوبے کے تحت عنقریب مسلمان اکثریت والے پانچ مزید صوبوں میں اس طرح کے مزید کاؤنٹر کھولے جائیں گے جس کے بعد ملائشیا کی اسلامی سرحدوں سے ملحقہ پانچ تھائی صوبوں میں مکمل طور پر سود سے پاک اسلامی بینکاری فروغ پا جائے گی۔

صدام حسین کی جانب سے اسامہ بن لادن کو پناہ کی پیشکش

عراق نے عسکریت پسند اسلامی مجاہد اسامہ بن لادن کو عراق میں پناہ دینے اور امریکی اور سعودی ٹھکانوں پر حملہ کرنے میں تعاون کی پیشکش کی ہے۔ اسامہ بن لادن اور ترکی میں عراق کے سفیر فاروق حجازی کے درمیان ملاقات دسمبر میں افغانستان میں قندھار میں ہوئی تھی۔ اسامہ اور عراقی سفیر کے درمیان ہونے والی ملاقات سے امریکی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ قبل ازیں اسامہ بن لادن جب سوڈان میں تھے تو وہ عراق کی ایسی پیشکشوں کو کئی بار نظرانداز کر چکے ہیں۔

فلپائنی حکومت اور مسلم حریت پسندوں کے درمیان مذاکرات

فلپائن کے جنوبی صوبہ ماگنداناؤ میں دو ہفتوں سے جاری جنگ کے خاتمے پر فلپائنی حکومت اور مسلم حریت پسندوں میں ابتدائی امن مذاکرات جاری ہیں۔ توقع ہے کہ تین روزہ مذاکرات کے نتیجہ میں فریقین مجاہدین کے زیر قبضہ علاقوں کی نشاندہی اور حتمی امن بات چیت ایجنڈا کی تیاری پر متفق ہو جائیں گے۔ مورو اسلامی محاذ آرائی کے وائس چیئرمین غزالی جعفر نے کہا ہے کہ یہ مذاکرات فریقین میں مکمل جنگ بندی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

میں کسی بھی صورت اقتدار سے الگ نہیں ہوں گا ○ مہاتیر محمد

ملائشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ میں کسی بھی صورت میں اقتدار سے الگ نہیں ہوں گا چاہے مجھے گولی مار دی جائے یا مجھے قتل کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں مستعفی نہیں ہوں گا کیونکہ مجھے ایسا شخص ابھی تک نہیں دکھائی دیا ہے جو میرے بعد ملک کی قیادت سنبھالے گا۔ ملک کو میری ضرورت ہے اور مجھے ملائشیا کے عوام کی قیادت کرنی ہو گی۔ کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ میں اقتدار سے الگ ہو جاؤں لیکن ایسے عناصر کو اس خیال کو اپنے ذہن سے نکالنا چاہئے۔

عراق کے خلاف فوجی کارروائیاں تیز کرنے کا اشارہ

امریکی صدر بل کلنٹن نے خلیج پر قابض اپنی مسلح افواج کو عراق کے خلاف اپنی فوجی کارروائیاں تیز کرنے کا اشارہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق کی جانب سے علاقائی ممالک اور اتحادی افواج کو لاحق خطرات سے نمٹنے کے لئے فوجی کارروائیوں کا سلسلہ تیز کر دیا جائے۔ امریکہ نے اپنی اس منطق کا اعادہ کیا کہ ہم یہ اقدام اپنے دفاع میں کر رہے ہیں۔